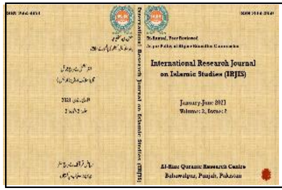

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

بچوں کی کردار سازی میں ہفتہ روزہ میگزین "بچوں کا اسلام" کا کردار: ایک تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ

The Role of the Weekly Magazine "Bachon ka Islam" in Children's Character Building: An Exploratory and Analytical Study

1. Rafia Sadia,
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: rafiasadia6@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0005-9790-0498

2. Rabia Faiz,
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: msaadawan10@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0006-5408-5224

To cite this article: Rafia Sadia And Rabia Faiz. 2023. "بچوں کی کردار سازی میں ہفتہ روزہ میگزین "بچوں کا اسلام" کا کردار: ایک تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ: The Role of the Weekly Magazine "Bachon ka Islam" in Children's Character Building: An Exploratory and Analytical Study". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 2), 01-17.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || July - December 2023 || P. 01-17
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-2-1/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.02.u1
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	31 December 2023

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

This research article explores and analyzes the role of the weekly magazine "Bachon ka Islam" in fostering children's character development. The magazine's content, aimed at young readers, encompasses various aspects of Islamic teachings and values. Through an exploratory and analytical lens, this study investigates the potential impact of "Bachon ka Islam" on shaping the moral and ethical foundations of children. The findings shed light on the magazine's effectiveness in instilling virtues, promoting empathy, and cultivating a sense of identity rooted in Islamic principles among its readership. The study underscores the significance of such

publications in nurturing positive character traits from an early age, thereby contributing to the holistic development of children.

Keywords: Bachon ka Islam, Children Education, Children Development, Islam and Child development, Alf number

تربیتِ اطفال معاشرے کا ایک ایسا موضوع ہے جو نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کسی بھی قوم کی ریڑھ کی ہڈی نوجوان ہوتے ہیں اور یہ بچے ہی ہیں جو مستقبل قریب کے نوجوان ہیں۔اور جب ریڑھ کی ہڈی ٹھیک ہو جائے گی تو معاشرہ خود بخود علم و صنعت اور اخلاقیات میں ترقی کرے گا۔

تربیت کی لغوی معنی:

تربیہ کے لغوی معنی پرورش ، پرداخت، تعلیم، سدھانا، سکھانا، اخلاق و تہذیب سکھانا[1] ۔

تربیہ کا لفظ ربّ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز کو مرحلہ وار پالنا،اس کی نشوونما اس طرح کرنا کہ اس کے اندر موجود خصوصیات اپنے کمال تک پہنچ جائیں۔[2]

اصطلاح میں تربیت اس عمل کو کہتے ہیں جس میں اس انسان کی اس طرح سے پرورش کی جائے کہ اس کے اندر موجود تمام صلاحیتیں نکھر کر سامنے آجائیں اور اس کے رذائل اس طرح سے دب جائیں کہ ان کا ظاہر ہونا مشکل ہو نیز انسان کی شخصیت نکھر کر کمال کو پہنچ جائے۔[3]

تربیت کے اصطلاحی معنی:

تربیت اور تعلیم کو ایک ہی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تعلیم علم سے نکلا ہے سو اس کے معنی سیکھنے اور علم حاصل کرنے کے ہیں اور یہ ایک نظام تربیت ہے۔انگریزی میں ان سب کے لیے ٹریننگ(Training)اور andragogy ، teaching , education،کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ان سب میں ایجوکیشن سب سے موزوں ہے جو تعلیم و تربیت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔"ایجوکیشن لاطینی لفظ Educere سے مشتق ہے جس کے معنی رہنمائی کرنا یا تربیت کرنا ہیں۔[4] انسائیکلوپیڈیا آف ایجوکیشن میں تعلم کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے۔

> "Education is the activity of communicating social, economic, cultural, and ethical values to the forthcoming generation."[5]

اصطلاح میں تربیت سے مراد ایسا عمل اور طریقہ ہے جس کے ذریعے معاشرے کے ایک فرد کی اس طرح سے نشوونما کی کوشش کی جائے جس سے وہ معاشرے کے لئے کارآمد بن جائے اور ایک اچھی اور اخلاقیات سے بھرپور زندگی گزارے۔

---

1 Maulana Abdul Hafiz Buliavi, Misbah al-Ghaat (Lahore: Maktaba Qudoosiyah Urdu Bazaar. July 1999), Material 'Tifl', 573.

2 Allama Raghib Asfahani, Mufarradat al-Quran, Translation: Sheikh Muhammad Abdah (Lahore: Shams al-Haq Publishers, n.d.), 312.

3 Talal bin Mati Ahmad, Mada al-Usul al-Tarbiyyah al-Islamiyyah (Makkah Mukarramah: Jamia Umm al-Qura, Al-Kayyeh University, 1431 AH), -

4 Rahbar Ilm al-Tadrees, Professor Doctor Imtiaz Rahim (Lahore: Qureshi Brothers Publishers, 2017), 13.

5 James W. Guthrie, "*Encyclopedia of education*", in *The top 20 Reference Title of the year,* 2nd ed. (USA: Macmillan References USA, 2002), 124.

تربیت کے طریقے اور اقسام:

تربیت کی بہت سی اقسام ہیں کیونکہ ایک فرد کو اپنی مکمل زندگی میں کئی ادوار سے گزرنا پڑتا ہے اور بیک وقت اس نے کئی طرح کے حالات دیکھنے ہیں۔ ایک فرد کی ضرویات کھانا، کمانا، معاشرے میں دوسروں کے ساتھ لین دین اور اس جیسے کئی مراحل شامل ہیں۔ ان سب مراحل میں انسان کی اخلاقی، جسمانی، ذہنی اور روحانی ہر طرح کی تربیت کی ضرورت پڑتی ہے۔

سو تربیت میں اخلاقی، روحانی، جسمانی اور ذہنی ہر طرح کی تربیت اور نشوونما شامل ہے۔

تربیت کے طرق میں بھی بہت سے طریقے شامل ہیں جس میں ہر طرح کی تربیت کی جائے۔ ان میں اگر صرف بچوں کی تربیت کو مدِ نظر رکھ کر طریقے بتائے جائیں تو سب سے مؤثر طریقہ بچوں کو تخیلاتی سیر کروانا اور انہیں فرضی کہانیوں میں اچھے اسباق شامل کر کے سنائے جائیں۔ انہیں انکی ذہنیت کے مطابق مواد مہیا کیا جائے جسے وہ پڑھیں اور سمجھیں۔ اور اس مواد کا اخلاقی اور وحانی تربیت کے ساتھ تفریح اور دلچسپی کا حامل ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ بچوں کی تحریر کے لئے صرف ایک چیز لازمی ہے اور وہ ہے دلچسپی کیونکہ بچے کے اندر ہر لمحہ نیا کام کرنے کی جستجو موجود ہوتی ہے۔ بچے کی سیکھنے کی عمر ہوتی ہے جس میں ہر آن نیا کچھ سیکھنے کے مواقع ملتے رہنا تربیت و نشوونما کے لیے نہایت ضروری ہوتا ہے۔

بچوں کے رسائل کا بچوں کی تربیت میں کردار

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بچے حقیقت سے زیادہ تخیل کی دنیا میں رہتے ہیں اور وہ حقیقی زندگی سے زیادہ تخیلاتی کرداروں کو کھوجتے رہتے ہیں اور یہ دنیا انہیں اصل سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ سو بچوں کی ذہنی تربیت کے لیے انہیں تخیلاتی مگر مؤثر مواد مہیا کرنے کے لئے بچوں کے رسائل، کامک بکس، اور چھوٹی کہانیاں شائع کی جاتی ہیں۔ ان سب میں مگر رسائل سب سے مؤثر اور محفوظ ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں جو مواد شامل ہوتا ہے اسے پہلے باقاعدہ مدیر کی نظر سے گزر کر خود کو اس کی ذہنی آزمائش میں کھرا ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اور کسی بھی کسوٹی سے گزر کر آنے والا مضمون اور بغیر کسی کی نظر سے گزرا مضمون برابر تو نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے ادیب اور مصنف اپنی کتب شائع کرتے رہتے ہیں اور انکا معیار بہت ہی اعلیٰ ہوتا ہے مگر یہاں صرف بچوں کی مختصر کہانیوں کی بات ہو رہی ہے کیونکہ بچہ کی ذہنیت اور اسکی استعداد کے مطابق کام کے بارے میں تحقیق کرنا موضوع مقالہ ہے۔ ان سب رسائل میں سے صرف اردو رسائل اور ان میں بھی ایک رسالہ بچوں کا اسلام ہے جس کے منہج ،بچوں کی تربیت پر اثر اور تجزیہ پر اس مقالہ کے موضوع کی تحدید کی گئی ہے۔

‘‘بچوں کا اسلام’’ چونکہ ایک مقبول عام رسالہ ہے سو اس پر تبصرے تو ہوتے رہتے ہیں، مگر تربیتی پہلوؤں کو خاص طور پر موضوع نہیں بنایا گیا، اور چونکہ یہ تبصرے اس رسالے میں ہی شائع ہوتے ہیں سو زیادہ تر صرف مثبت پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ بہرکیف تنقیدی تجزیہ بھی کیا جاتا ہے مگر منظم انداز سے نہیں۔

نیز "الف نمبر" پر تبصرے ‘‘بچوں کا اسلام’’ کے شمارہ نمبر 1012 سے شروع ہوئے جو تاحال جاری ہیں کیونکہ ایک 1000 صفحات پر مشتمل رسالے پر تبصرہ سولہ صفحاتی عام شمارے میں کیونکر سما سکتا ہے جب کہ جس شمارے میں شامل کیا جارہا ہے اس شمارے کی اصل روح بھی متاثر نہ ہو۔ ‘‘بچوں کا اسلام’’ کے بارے میں عالمی سطح پر بھی 2017 میں ایک سروے کیا گیا جس میں اسکے ایک شمارے کو پڑھنے والے قارئین کو گنا گیا۔ عالمی سطح کے ادارے کی جانب سے کیے جانے والے اس سروے کے مطابق تقریبا 20 لوگ اس کے ایک رسالے کو پڑھتے ہیں۔ یعنی اسکی اشاعت سے بیس گنا زیادہ لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

بچوں کی تربیت کے لیے مختلف کتب بھی لکھی گئیں اور مقالاجات بھی لکھے گئے۔ 1999ء میں محمد اکرم خان کی کتاب "تعلیم و تربیت اور زندگی" سے لے کر مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کی کتاب "اولاد کی تربیت کے سنہری اصول" تک اس پر بہت کام ہو چکا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کا

"اصلاح انقلاب" نامی مقالہ بھی اس سلسلے میں خوبصورت اضافہ ہے۔ڈاکٹر محمد یونس کا مقالہ "تربیت اور تعلیم میں فرق"، مولانا شفیق الرحمٰن علوی کا "اولاد کی ظاہری و باطنی تربیت کی اہمیت"، اور رابعہ الرباء کا "بچوں کی نفسیاتی تربیت: ان باتوں کا خیال رکھیں" میں بھی بہت اہم مواد موجود ہے۔ اس سلسلے میں بچوں اور بڑوں کے رسالے جو کہ معیاری ہوں ایک تازہ اور خوبصورت اضافہ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ''بچوں کا اسلام'' بھی ایک دلچسپ اور معیاری اضافہ ہے۔ذیل میں بچوں کا اسلام کا تعارف پیش کیا جارہا ہے:

''بچوں کا اسلام'' میں موجود تربیتی مواد کا تجزیاتی مطالعہ

مکمل رسالے کا تجزیہ لینے کے لئے مختلف موضوعات میں تقسیم کرکے آسانی حاصل کی جاسکتی ہے۔سو مقالہ ہذا میں بھی اسے ملحوظ رکھا گیا ہے۔

سیرت وتاریخ پر مشتمل مواد:

''بچوں کا اسلام'' چونکہ ایک اسلامی اور اصلاحی رسالہ ہے جس میں تاریخ خصوصاً اسلامی تاریخ اور سیرت النبی ﷺ کے واقعات کے موتیوں کو بھی نہایت دلنشین انداز میں پرو یا گیا ہے۔ شمارہ ایک سے 86 تک 84 صحابہ کرام کے حالات زندگی عبداللہ فارانی کے قلم سے شائع ہوتے رہے۔ شمارہ نمبر 87 سے بچوں کے ذہن میں سمانے والے انداز میں عبداللہ فارانی نے سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم سلسہ وار شروع فرمایا جو دو جلدوں پر مشتمل کتابی شکل میں شائع ہوا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات مبارکہ، اتباع رسول کے لیے انکا جذبہ، ان پر ہونے والے اللہ اور رسول ﷺ کے انعامات ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ''بچوں کا اسلام'' میں ان کے متعلق بہت سے مضامین دلچسپ پیرائے میں شائع کیے گئے ہیں تاکہ بچوں کو اپنے اصل سپر ہیروز سے آشنا کروایا جائے۔ نیز کم و بیش 80 صحابہ کے متعلق مضامین شائع ہوئے جو کہ عبداللہ فارانی کے قلم سے لکھے گئے۔ جن میں کبائر صحابہ کا بھی تذکرہ ہے اور انکا بھی جن کے بارے میں عرف عام میں بات نہیں کی جاتی مگر ان کا مقام بلندی پر ہے کیونکہ سارے صحابہ ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

> "عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَنْهَوْنَنَا، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ"[6]

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میرے دور کے لوگ پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہوں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان کی شہادت ان کی قسم سے جلدی ہو گی اور ان کی قسم انکی شہادت سے جلدی ہو گی۔" ابراہیم (نخعی) نے کہا: جس وقت ہم کم عمر تھے (تو بڑی عمر کے) لوگ ہمیں قسم کھانے اور شہادت دینے سے منع کرتے تھے۔"

انکی حیات کے بارے میں کہ وہ کیسے اتباع رسول ﷺ میں دل وجان سے ہمہ وقت تیار رہتے اور ساری زندگی اس پر عمل پیرا رہے۔ اور اتباع کے جو ثمرات انہیں ملے ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کے حاصل ہو سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم پہلے 19 شماروں کا تجزیہ کریں گے کہ ان میں کتنی تحریریں سیرت وتاریخ کے موضوعات پر شامل ہوئیں۔

---

[6]Muhammad bin Muslim Qushairi, Al-Sahih, (Riyadh: Dar al-Salam, 1999), Hadith: 6470.

یہ تقریباً 50 تحریریں ہیں جو اِن 19 شماروں میں شائع ہوں۔ جن میں سب سے پہلے تو عبداللہ فارانی کی سیرت النبی ﷺ کے واقعات پر مبنی تھیں۔ شمارہ 3 میں "صاحب غابہ" کے عنوان سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل تھی اور نہایت ہی دلچسپ انداز انکی بہادری اور پھر نبی اکرم ﷺ کے انعام دینے کا انداز بیان کیا گیا جس سے بچوں بڑوں میں یہ انعام پانے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

"وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ."[7]

"سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رباح، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے، کے ساتھ اپنے اونٹ بھیجے، اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمٰن فرازی نے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر دھاوا بول دیا، میں ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف رخ کر کے تین بار آواز دی، لڑائی کا وقت آگیا، پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا، میں ان پر تیر برسا رہا تھا اور رجزیہ شعر پڑھ رہا تھا: میں ابن اکوع ہوں، اور آج رذیل لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ چنانچہ میں ان پر تیر برساتا رہا اور ان کی سواریوں کو زخمی کرتا رہا، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اونٹ میں نے ان کے قبضہ سے آزاد کروا لیے، اور میں پھر بھی ان کا پیچھا کر کے ان پر تیر اندازی کرتا رہا حتی کہ انہوں نے وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے، وہ جو بھی چیز پھینکتے میں اس پر پتھر کی نشانی لگاتا جاتا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ اسے پہچان سکیں، حتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہ سواروں کو دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن فرازی کو جا لیا اور اسے قتل کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" :آج ہمارا بہترین شہ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہمارا بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔ "راوی بیان کرتے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو حصے دیے، ایک حصہ گھڑ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، آپ نے وہ دونوں میرے لیے جمع فرما دیے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ واپس آتے ہوئے مجھے) اپنی اونٹنی (عضباء پر اپنے پیچھے سوار کر لیا۔"

[7] Wali al-Din Tabrizi, Mishkat al-Masabih, (Lahore: 2001, Maktaba Rahmaniya), Hadith: 3989.

شمارہ 8 میں "روم کا پہلا پھل" کے نام سے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی زندگی جہالت، غلامی سے روشنی اور ایمان کا سفر ہے۔ ان کو ابو یحییٰ کی کنیت حضور اکرم ﷺ نے دی۔ شمارہ 10 میں "نور والے" کے عنوان سے حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کی ایمان لانے کی روداد تھی۔ ان کو ذوالنور کہہ کر پکارا جانے لگا کیونکہ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی کہ ! الٰہی انھیں کوئی نشانی عطا فرمائیں۔ اسی لیے انکے چہرے میں نور آ گیا پھر انکی اپنی دعا کی وجہ سے کوڑے میں منتقل ہو گیا اور یہ نشانی دیکھ کر تمام بستی میں ایمان کی روشنی پھیل گئی۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ"[8]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس تو تباہ ہوا۔ اس نے نافرمانی اور انکار کیا (اسلام قبول نہیں کیا) آپ اللہ سے ان کے لیے دعا کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے یہاں لے آ۔"

شمارہ 11 میں تحریر "حمص کا گورنر" حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے متعلق تھی۔ شمارہ 12 میں "تعلیم یافتہ لڑکا" کے عنوان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے کچھ گوشوں کو قلم بند کیا گیا۔ اور انہیں تعلیم یافتہ ہونے کا بھی نبی اکرم ﷺ نے کہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا "جس چیز کو تمہارے لیے عبداللہ بن مسعود پسند کریں میں بھی تمہارے لیے اس چیز کو پسند کرتا ہوں، اور اس پر راضی ہوں۔" شمارہ 13 میں "سخی کا بیٹا" حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے متعلق تھی۔ یہ اپنی بہن سفانہ کے کہنے پر خانوادہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ شمارہ 14 "بادشاہی کی علامت" نامی تحریر حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی کہانی لے کر آیا۔ یہ یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انکی تکریم میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر بچھائی اور فرمایا "جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اسکی عزت کرو۔" شمارہ 15 میں تحریر "شہ سوار" کے عنوان سے جناب عبداللہ فارانی نے حضرت حارث بن ربعی انصاری المعروف حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق قارئین کو کچھ معلومات مہیا کیں۔ شمارہ 16 میں "جاں نثار کے عنوان سے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی بیان کیے گئے۔ شمارہ 17 ان صحابی کی سوانح حیات پر مشتمل تحریر رکھتا تھا جنہیں آپ ﷺ جب بھی ملتے انکی لیموں اور شہد سے تواضع کرتے اور فرماتے "اس شخص کو مرحبا ہو جن کی وجہ سے اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی۔" سورہ عبس کی صورت میں انکا نام حضرت عبداللہ بن عمرو المعروف عبداللہ ابن مکتوم تھا۔ انکی سوانح حیات "ان کا مقام" کے عنوان سے شائع ہوئی۔

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَفِي"

"ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں : {عَبَسَ وَتَوَلَّى} والی سورہ (عبداللہ) ابن ام مکتوم نابینا کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آکر کہنے لگے : اللہ کے رسول! مجھے وعظ و نصیحت فرمائیے، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکین کے اکابرین میں سے کوئی بڑا شخص موجود تھا، تو رسول اللہ ﷺ ان سے اعراض کرنے

[8] Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih, (Riyadh: Dar al-Salam, 1999), Hadith: 4392.

لگے اور دوسرے (مشرک) کی طرف توجہ فرماتے رہے اور اس سے کہتے رہے میں جو تمہیں کہہ رہا ہوں اس میں تم کچھ حرج اور نقصان پا رہے ہو؟ وہ کہتا نہیں، اسی سلسلے میں یہ آیتیں نازل کی گئیں۔"

شمارہ 18 مسلمانوں کے "سب سے پہلے میزبان" کے واقعات لیے ہوئے تھا۔ جنہوں نے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی ترویج کے لیے اپنا گھر پیش کیا جو دارِ ارقم کہلایا۔ انکا پورا نام ابو عبداللہ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ تھا۔ 19 شمارہ حضرت عبداللہ بن جحش اور "ان کی تڑپ" کے واقعات سے پر تھا۔ عبداللہ فارانی کے علاوہ بھی کئی لوگوں نے تاریخ وسیرت پر لکھا ہے۔ شمارہ 3 میں میں ر۔ف کی تحریر "ایک تھا گورنر "حمص کے گورنر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق تھا۔ "کیا آپ جانتے ہیں" میں فیضان ارشد نے شمارہ 6 نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے گھر میں داخل ہونے کے آداب بتلائے۔ کیونکہ اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور یہ مکمل دین ہے۔

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ "[9]

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا"۔

شمارہ 7 میں "بد نصیب "میں احمد علی ملک کی تحریر غسان کے بادشاہ جبلہ کے متعلق تھیں جس نے اپنے اندر غرور رکھ کے ایمان لانے کے بعد پھر گیا اور مرتد ہی مرا۔ شمارہ 7 ہی میں ریحان اختر کی "سوالیہ کہانی "اصحاب الاخدود کے متعلق کہانی تھی جس کے متعلق قارئین سے سوال بھی کیا گیا تھا کہ کس کے متعلق ہے اور کس نے کسے سنائی ہے جس کا اگلے شمارے میں جواب بھی آ گیا تھا اور صحیح بتانے والوں کے نام بھی۔ شمارہ 8 میں "ادب کا انداز" میں اکابر علما کے ادب کرنے کے انداز اور ادب کرنے کی وجہ سے ملنے والے مقام کا تذکرہ کیا گیا کہ باادب بانصیب۔ ڈاکٹر سعید مختار کی تحریر "کشتیِ نوح علیہ السلام کی تلاش" شمارہ 11 سے شروع ہو کر قسط وار شمارہ 15 تک چلی جس میں اس کشتی کو ڈھونڈنے کے لیے کیا کیا کوششیں کی گئیں سب پر تجزیاتی نظر ڈالی گئی۔ مولانا اللہ وسایا کی تحریر "قربان ہو جاؤ" تحریک ختمِ نبوت کے لیے جانیں لٹانے والے پروانوں کی سچی کہانیوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک ماں کے اس جذبے کی کہانی ہے جس نے اپنے بیٹے کی بارات واپس بھیج کے اسکی جنت کی حوروں سے شادی کروا دی۔ شمارہ 12 قاری انعام الرحمٰن کی کہانی "بادشاہ اور باورچی "ایک سادہ مزاج بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا واقعہ تھا۔ شمارہ 14 میں ابو بکر آفتاب کی تحریر "تیرہ سو سال بعد "میں حضرت حذیفہ الیمان اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی قبروں کو کھول کر دوسری جگہ دفن کرنے کے واقعہ کو قلم بند کیا گیا جس کا منظر لاکھوں انسانوں نے دیکھا۔ یہ 1932ء کا واقعہ ہے۔ حافظ نور البصر کی تحریر "ایک تھا لڑکا "ابو نصر فارابی کی علم کی جستجو میں کی گئی محنت کی کہانی ہے۔ محمد جمیل سعید کی تحریر "پہلی تلوار "ایک 14 سالہ لڑکے کا واقعہ ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے خطرے میں ہونے کی خبر سنی تو تلوار سونت لی جو اسلام کی خاطر اٹھنے والی پہلی تلوار تھی۔ اسی شمارے میں س۔اسلام کی تحریر "مالک بن دینار "امام مالک کے تین واقعات پر مشتمل تھی۔ شمارہ 15 میں طارق زمان کی تحریر "شہید کی ڈائری کا ایک ورق "اور ذبیح اللہ صدیقی کی "غداری کا انجام "اسلام کے جانبازوں کی کہانی تھی۔ شمارہ 16 میں عبدالرؤف کی تحریر "سو سال بعد "حضرت عزیر علیہ لسلام کی کہانی تھی۔ اسی طرح "ہونہار "امامِ اعظم امام ابو حنیفہ کی کہانی تھی جو کہ

[9] Al-Quran, Al-Maidah: 3

عمیر رمضان بھٹی نے بھیجی تھی۔اسی شمارے میں "انجام" محمد سیف اللہ کی تحریر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف دعویٰ کرنے والی عورت کے عبرت ناک انجام کا وقعہ ہے۔اسی طرح "یہ تو میرا کھانا ہے" میں عمر بن عبد العزیزؒ کا سمجھانے کا انداز بنت اسلام نے بتایا۔"کیا یہ ممکن ہے؟" محمد اجمل نیازی ایک حدیث کو بیان کر رہے ہیں تو دوسری طرف "کیا لوگ تھے ہم" میں مولانا اللہ وسایا صاحب ہمارے اکابر کی تاریخ بیان کر کے ہمیں تاریخ بنانے کے لیے ابھار رہے ہیں۔اور "عدلِ فاروقی" بیان کر کے سلمان احمد ابو شحمہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہونے والے انصاف کی روداد سنا کر قانون کی بالادستی بیان کر رہے ہیں۔یہ ہے شمارہ نمبر 17۔ شمارہ 18 میں حافظ انعام شمس حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے واقعے کو "میں غلام نہیں ہوں" کے عنوان سے سناتے ہیں۔ تو دوسری طرف عبد الرؤف نفیسی حضور اکرم ﷺ اور جلیل القدر صحابہ کی "تین محبوب چیزیں" بیان کر رہے تھے۔سید ازرار شاہ نے سلیمان علیہ السلام کی انوکھی دعوت کی تفصیل سناتے نظر آئے جس کا سارا اہتمام ایک سمندر کی مچھلی کی نظر ہو گیا۔ابن نیاز نے امام بلخی کے "آٹھ مسئلے" بیان کیے جو کہ تمام الہامی علوم کا نچوڑ ہیں۔"دروازہ کیسے کھلا" میں بنت مودودی محمد ابراہیم نے ایک سچے مسلمان کی نظر نے تاتاری ولی عہد کی کایا پلٹنے کا واقعہ بیان کیا۔شمارہ 19 میں "ہزاروں سال پرانا ہوائی جہاز" میں قاری عبد الرحیم نے تختِ سلیمانی کی شان و شوکت بیان کی۔"کیا آپ جانتے ہیں" میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات بیان کی۔"مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟" نعیم مجید نے مرتبہ حاصل کرنے کے لیے حربہ بتایا کہ سچ بولو اور ضرورت کے علاوہ نہ بولو۔[10]

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا"[11]

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔"

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ''بچوں کا اسلام'' میں سیرت اور صحابہ کی زندگی کے حالات کے ساتھ ساتھ اکابر علماء اور نامور مسلم شخصیات جن میں مسلمان تاریخ دان، مسلمان سائنس دان اور دیگر علوم میں ماہر مسلمان شامل ہیں کے بارے میں بھی معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔پاکستان کی تاریخ بھی کسی حد تک بیان کی گئی ہے۔ مختصر پُر اثر کی صورت میں کافی سارے واقعات شائع کیے جاتے رہتے ہیں۔امام ابو حنیفہ سے لے کر مولانا مودودی تک سب کی زندگی کے روشن پہلوؤں کو اجاگر کر کے اپنی زندگی کو منور کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ساتھ میں اسلام کی تعلیمات بھی معزز علماء کی زیرک نگاہوں سے گزر کر پیش کی جاتی ہیں۔اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے تو تسلیم کر کے معافی بھی مانگ لی جاتی ہے۔نیز ہر شمارے کو حتی الامکان خوب سے خوب تر بنایا جاتا ہے۔

ان سب تحریروں کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ بچوں کا اسلام رسالہ اپنے اندر تاریخ کے حوالے سے نہایت مفید مواد رکھتا ہے اور وہ بھی بچوں کی ذہنیت کو سمجھ کر نہایت دلچسپ پیرائے میں ڈھال کر پیش کیا جاتا ہے اور اس میں بھی تجسس اور دلچسپی کو نہایت خوش اسلوبی سے مزین کیا گیا ہے۔

کہانیاں:

19 شماروں میں کم و بیش 190 کہانیاں شائع ہوئیں۔جن کو پڑھنے کے بعد معلومات اور علم دونوں میں اس طرح اضافہ ہوتا ہے کہ قاری کو بغیر کسی اکتاہٹ کے اپنے اندر سمو کر کسی الگ ہی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ ساتھ میں چھوٹی سطروں میں بڑا سبق دے جاتی ہیں۔مثلاً شمارہ نمبر 3 میں رضوان توقیر کی کہانی "بند گاڑی" میں یہ الفاظ

[10] Abdullah Farani, Qadam ba Qadam (Karachi: "Bachon ka Islam", Roznama Islam, June 2002 to November 2002), Issue 1 to 19.
[11] Al-Quran, Al-Ahzab: 70.

"ان کے اس جرم کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اب کوئی سچا ضرورت مند بھی میرے پاس آئے گا تو میں یہی خیال کروں گا۔۔۔ کہیں یہ بھی ان لوگوں کی طرح دھوکے باز تو نہیں ہیں۔ خان راشد یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ لیکن خان صاحب! آپ نیکی کا راستہ نہ چھوڑیں۔۔۔ ایسے لوگ اپنی موت آپ مر جائیں گے۔"

یعنی دھوکا دینے سے اصل حقدار کی بھی حق تلفی ہوتی ہے مگر نیکی کا کام کرنے میں دھوکے کے ڈر کی وجہ سے رکنے کی بجائے اپنے اندر فرد شناسی پیدا کرنی چاہیے۔ اسی طرح شمارہ نمبر 6 میں نعمان انجم کی کہانی "تیسرا ڈاکٹر" میں شیخ صاحب کے الفاظ سود کی مختصر مگر جامع ممانعت بیان کرتے نظر آئے اور جس طرح اللہ کا سود سے اعلانِ جنگ ہے ہم بھی اعلانیہ کہہ سکتے ہیں کہ:

"اب میں اعلانیہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے گھر میں سود کی لعنت نے ڈیرہ جما لیا تھا۔ ہم نے اس لعنت کو نکال باہر کیا اور اسکی جگہ تندرستی خود بخود آ گئی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔"

"الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ"[12]

"سود خور نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔"

اسی طرح شمارہ 8 میں توقیر احمد خان کی کہانی "خط آیا ہے" والدین کی عظمت اور قربانی کی ایک چھوٹی سی تصویر تھی جو کئی رنگ لیے ہوئے تھی۔

"تم دل کی بات چھوڑو، یہ دیکھو اس طرح لوگ میرے بیٹے کو برا نہیں کہیں گے۔۔۔ کیا یہ کچھ کم بات ہو گی کہ کوئی میرے بیٹے کو برا نہ کہے میرے لیے اتنا بہت ہے۔"

شمارہ 8 ہی میں کہانی "دنیا بدل گئی" جو کہ عبدالماجد کی تحریر ہے۔ نہایت ہی خوبصورت انداز میں اسلاف کی یاد تازہ کر دینے والی حکومت کی سچی کہانی تھی جنھوں نے صرف 5 سال حکومت کر کے موجودہ دور میں دورِ خلفائے راشدین کی یاد دلا دی تھی۔

،"چند سال بعد اسکی بیوی کے دوسرے گردے میں پتھری کی شکایت ہو گئی۔ ایک بار پھر وہی (پردے کا) مسئلہ پیش آیا۔ وہ پھر انہی ڈاکٹر کے پاس گیا۔ تاکہ معلوم کر سکے، اس کے ملک میں اس دوران رف خواتین کا کوئی ہسپتال تو نہیں بن گیا۔ وہ اس کی بات سن کر مسکرائے اور نفی میں سر ہلا دیا اس پر اس نے کہا۔ اس کا مطلب ہے مجھے پھر وہیں جانا پڑے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے سرد اور طویل آہ بھری اور بولے: افسوس اب وہاں صرف ان لوگوں کی حکومت نہیں ہے۔۔ نہ اب وہاں صرف عورتوں اور صرف مردوں کے ہسپتال ملیں گے۔۔ سب کچھ بدل گیا ہے۔۔ اب تو صرف پرانے نظام کی صرف یادیں باقی رہ گئی ہیں۔"

[12] Al-Quran, Al-Baqarah: 275.

شمارہ نمبر 11 میں ام محمد کی کہانی "ننھی منی کلیاں" میں چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی اہمیت کو بخوبی اُجاگر کیا گیا۔

> "میرے دوست شرمندگی کی بولیاں جو تمہارے آس پاس چل رہی ہیں وہ میں نے محسوس کرلی ہیں اور یہی اس بات کی دلیل ہے کی تمہیں چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی اہمیت کا اندازہ خوب ہوگیا ہوگا۔ہاں علی! نیکیوں کی ان ننھی منی کلیوں کو چننے کے لئے اب میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔فاروق کے اس عہد نے علی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی اور اس کے لبوں پر اپنے دوست کے لئے دعا بھی تھی۔"

شمارہ نمبر 14 میں حافظ نوالبصر کی کہانی "ایک تھا لڑکا" اپنی زندگی کو نظم وضبط گزارنے اور سچی لگن کے ساتھ علم حاصل کرنے کی طرف راغب کرنے والی ہے۔

> "اس نے سوچا اب کیا ہو سکتا ہے، بہتر ہے، کتاب سرہانے رکھ کر سو جائے، لیکن ابھی تو دو گھنٹے اور پڑھنا تھا۔وہ یہ دو گھنٹے کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔"

شمارہ 15 میں ابو حسان کی کہانی "آفتاب" ملک وقوم کے کئی آفتابوں کو خراجِ تحسین پیش کرتی نظر آئی۔

> "وہ سوچنے لگا' وہ واقعی آفتاب ہے۔ایسا آفتاب جس کی روشنی آنکھوں سے نہیں' دل سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ ہمارے وطن کی سڑکوں پر ایمانداری، سچائی اور نیکی پھیلانے والے ایسے کئی آفتاب مل سکتے ہیں، ان کے بال خاک آلود، چہرے گرد آلود، ہاتھ پاؤں مشقت کی وجہ سے سیاہ اور کپڑے میلے کچیلے ضرور ہیں مگر ان سے روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔"

شمارہ 16 میں سخی داد خوستی کی کہانی "سونے کا مٹکا" ایمانداری کی مثال دے کر سمجھایا گیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا تھا۔

> "اب یہ بھی سن لیں یہ کہانی بخاری ومسلم میں موجود ہے۔گویا نبی اکرم ﷺ نے یہ کہانی اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سنائی تھی اور یہ پرانے زمانے کی کہانی ہے۔۔یہ کہانی ہمیں بتاتی ہے۔۔اس زمانے کے لوگ کتنے اچھے تھے، کتنے ایماندار تھے اور لالچ سے کتنا دور تھے۔۔۔کیا آپ ایسا بننا پسند کریں گے؟"

شمارہ 17 میں قاری عبدالرؤف کی کہانی "دوسرا راستہ" ہمیں ایک تو کسی کی اللہ کے لئے ضمانت دینے والی حدیث پر عمل کی دعوت دیتی نظر آتی ہے ساتھ میں اس پر عمل کرنے کے بعد ملنے والے ثمرات سے بھی آگاہ کرتی ہے۔

"ہاں! تم نے نیکی کا راستہ کھلا رکھنے کے لئے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔۔تو سیٹھ صاحب تمہیں کیوں نکالیں گے۔"

یہ رسالہ لاجواب ہے اسکی کون کون سی کہانی کو میں بیان کروں ہر کہانی ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔شمارہ 18 میں حمزہ ظفر کی کہانی "کاف" پاکستان کی شہ رگ کی مظلومیت کی کہانی تھی۔

> "بھائی جان کیا ہمیں ہمارا 'ک' (حروف کے بلاک کا ایک بلاک جو ننھے ابراہیم سے کھو گیا تھا مگر اسکے بھائی انس کو کس کاف کی یاد دلا گیا) کبھی نہیں ملے گا کیا میرا پاکستان کاف کے بغیر کھڑا رہے گا۔جونہی اس نے یہ کہا انس کو جوش آگیا، وہ بولا۔نہیں بھئی! ہم اتنے بے غیرت نہیں کہ اپنے کاف کو بھول جائیں، بھارت کی فلموں اور گانوں نے اس کاف کو

بھلانے کی کوشش تو بہت کی ہے لیکن پھر بھی ابھی ہم زندہ ہیں، ہم ہر حال میں کاف کو تلاش کریں گے، اسے پانے کی ہر ممکن کوشش کریں، جب تک ہم زندہ ہیں اپنے کاف کو ہندوؤں کے قبضے میں برداشت نہیں کریں گے۔ وہ دن آئے گا ابراہیم وہ دن آئے گا جب اس خالی جگہ تم اپنا کاف رکھ سکو گے۔ یہ کہتے ہوئے انس کی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے۔"

شمارہ نمبر 19 میں ر۔ج کی کہانی "سناؤں کہانی" نہایت ہی زبردست پیغام لیے ہوئے تھی کہ کسی مدد کرنا اور خود کو ظاہر نہ کرنا بھی ایک مفید شوق ہو سکتا ہے۔ اور یہ ایک ایسے ہی شخص کی کہانی ہے جسے خدمتِ خلق کا شوق تھا اور اس شخص کی زبانی ہے جس کی مدد کی گئی۔

" وہ جہاں بھی ہو گا۔۔خوش ہو گا۔۔اچھے حال میں ہو گا۔۔ جو بندوں کو خوشیاں دیتا پھرتا ہے۔۔ کیا اللہ تعالیٰ اسے خوشیوں سے محروم کر دیں گے۔۔ نہیں ہر گز نہیں۔۔ میں اس پر کالم ضرور لکھوں گا۔۔ اور میرے کالم کا نام ہو گا شوق۔"

اس طرح یہ 19 شمارے مکمل ہوئے جو اخباری سائز کے ایک ورق پر شائع ہوتے تھے مگر خود میں تربیت و اخلاق کی ایک دنیا سموئے ہوئے ہوتے تھے۔[13] یہ اور دیگر تمام کہانیاں معاشرے میں نیکی اور بھلائی کا درس دیتی ہیں اور ان کہانیوں میں اخلاقِ رذیلہ سے نجات دلانے کی خاطر ان سے ہونے والی تباہی کی منظر کشی کی گئی ہے۔ نیز سچائی، حرام سے نجات، وراثت کی شرعی تقسیم، جیت کی خوشی اور ہارنے کا غم منانے کا شرعی طریقہ، حدود اللہ کی پاسداری کا درس، خوشیوں میں غریبوں کی شرکت، ہمدردی و رواداری، سخاوت، عقائد کی تصحیح، اور کئی دوسرے اچھوتے موضوعات پر سیر حاصل سبق دیتی کہانیاں لکھی گئی ہیں۔ اس عرصہ میں 472 کہانیاں شائع ہوئیں۔ سب سے زیادہ حافظ حمزہ شہزاد کی اور دوسرے نمبر پر عبدالرشید فاروقی کی کہانیاں تھیں۔ 13 کہانیاں عبرت آموز اور سب سے لمبی کہانی نیک دل سوداگر تھی جو بنت اقصیٰ نیازی نے تحریر کی تھی۔ 12 کہانیاں نامعلوم افراد کی شائع ہوئیں۔ اور تین تحریروں پر غلطی سے کسی اور کا نام لکھا گیا اور معذرت بھی کر لی گئی۔

دو باتیں:

اشتیاق احمد صاحب کا ہر ناول اگر خاص ہوتا ہے تو اس کے ساتھ لکھا اداریہ بنام "دو باتیں" بھی انہی کا خاصہ ہیں جو بہت ہی پر اثر اور جامع ہوتی ہیں۔ اور ''بچوں کا اسلام'' کے لئے ابتداء ہی سے محترم کا نام سامنے رکھا گیا اور انہی کو ادارت کے لیے منتخب کیا گیا اس لیے اس کا اداریہ بھی "دو باتیں" کے نام سے شائع کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور یہ "دو باتیں" خود میں سو باتیں رکھتیں ہیں۔ اور اتنی برجستہ اور رواں نثر پارے کہ پڑھنے والا ایک ہی نشست میں مکمل کر لے۔ پہلے کچھ شمارے چونکہ اخباری صفحے پر ہوتے تھے اس لیے زیادہ تر محفوظ نہیں رہ پائے اور ابتداء میں غیر معروف ہونے کی وجہ سے زیادہ شائع بھی نہیں ہوئے۔ مگر پھر بھی بہت سے اولین قارئین نے انہیں بھی سنبھالا ہوا ہے۔ ابتدائی دو باتیں ''بچوں کا اسلام'' کا تعارف ہوا کرتی تھیں جیسے تیسرے شمارے کی دو باتوں میں ''بچوں کا اسلام'' کی مقبولیت اور اس میں کسی جاندار کی تصاویر لگانے سے اجتناب کرنے کی بارے میں بتایا گیا ساتھ ہی انتظامیہ اور تمام قارئین کو اسکی مقبولیت کی مبارک باد بھی دی[14]۔ شمارہ نمبر ٦ کی دو باتیں ان لکھاریوں کی تسلی کے متعلق تھیں جنھوں نے اپنی تحریریں تو ارسال کر دی تھیں مگر وہ ان دو صفحات میں نظر نہیں آ رہی تھیں۔ تو انہیں بتایا گیا کہ آجائیں گی ان کی تحریریں بھی آخر تحریروں کو پڑھنے اور انکی کانٹ چھانٹ کرنے پر بھی تو وقت لگتا ہے نا[15]۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''بچوں کا

---

[13] "Bachon ka Islam", June 2002 to November 2002. (Karachi: Roznama Islam) Issue 1 to 19.
[14] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 14 July 2002. (Karachi: "Bachon ka Islam", Roznama Islam) Issue Number 3.
[15] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 4 August 2002. Issue 6.

اسلام‘‘ اپنے چھٹے شمارے سے ہی اتنا مقبول ہو چکا تھا کہ اتنی ڈاک آنے لگ گئی تھی کہ مدیر صاحب ہی اس انبار میں چھپ گئے۔ شمارہ ۷ کی دو باتیں شمارہ ہذا میں شامل ایک تحریر "طالب علم کیسے کیسے" کے متعلق تھیں اور اکابر اساتذہ کا ادب کرنے دعوت دے رہی تھیں[16]۔ شمارہ ۸ کی دو باتیں ’’بچوں کا اسلام‘‘ بننے کے مراحل کو بیان کرتی نظر آتی ہیں۔ چونکہ اس کا انداز اور مواد الگ ہوتا ہے تو محنت بھی زیادہ لگتی ہے۔ آخر میں مدیر صاحب جذبہ شکر سے پر نظر آئے اور ساتھ میں قارئین کو بھی شکر ادا کرنے کی دعوت دی[17] کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

"وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ"[18]

"اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ "

شمارہ ۱۰ میں مدیر صاحب دس شمارے مکمل ہونے پر اپنے جذبات کا اظہار اس علم پر عمل کی دعوت دیتے ہوئے نظر آئے کہ علم حاصل کر لیا مگر عمل نہ کیا تو کیا فائدہ۔ سو عمل کی طرف راغب کرتی دو باتیں تھیں[19]۔ گیارہویں شمارے کی دو باتیں ایک خاموش شکایت لیے ہوئے تھیں کہ وقت بے وقت قارئین کا کال پر کال کرنا اذیت کا باعث بنتا ہے[20]۔ اگر کہانی شائع ہونی ہوگی تو ہو جائے گی اور قارئین اپنے جذبات کا اظہار خطوط میں ہی کریں تو بہتر ہے کہ وقت بہت بڑی نعمت ہے اسے ضائع نہ کریں۔ بارہویں شمارے کی دو باتیں تو ایک چیلنج دیتی نظر آئیں کہ قارئین کے اصرار پر ایسی دو باتیں لکھی گئیں جنہیں پڑھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی آجائے[21]۔ اور اشتیاق احمد صاحب اور محاوروں کا تو گویا چولی دامن کا ساتھ تھا۔ تیرھویں شمارے کی دو باتیں بچوں کا سلام کی مصروفیت کا رونا محاوروں اور مزاح سے بھرپور انداز میں روتی نظر آئیں[22]۔ چودھویں دو باتیں شمارے میں کی جانے والی مثبت اور اصلاحی تبدیلیوں کی طرف توجہ دلا کر اپنی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں پر نظر ڈالنے کی ہدایت کر رہی تھیں[23]۔ پندرہویں شمارے کی دو باتیں بچوں کے اسلام لانے کے واقعات کا تذکرہ کرتی انکی اسلام سے وابستگی اور ثابت قدمی کی مثال دے کر بچوں کو بھی انکی راہ پر چلنے کی کوشش کرنے کی ترغیب دلاتی ہوئی تھیں[24]۔ سولہویں دو باتیں تحریروں کی اشاعت کے سلسلے میں انتظار کی عادت اپنانے اور ایک بڑی خوشخبری لیے ہوئے تھیں کہ ’’بچوں کا اسلام‘‘ اب میگزین کی شکل میں آنے والا ہے اور تحریروں کے لیے جگہ بھی زیادہ ہونے والی ہے[25]۔ سترھویں شمارے میں بھی اسی انتظار کو موضوع بنایا گیا جو بچے اپنی تحریریں بھیج کے فوراً پوچھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس انتظار کو کم کرنے کا بھی ایک گر بھی بتایا ہے[26]۔ اٹھارویں نمبر پر مدیر صاحب تحفہ دینے کی دعوت دیتے نظر آئے[27] اور ’’بچوں کا اسلام ‘‘ سے اچھا اور کوئی تحفہ ہو سکتا ہے بھلا؟ تو چلیے آپ بھی ابھی اپنا رسالہ بھی خریدیے اور دوستوں کا بھی۔ انیسویں نمبر میں محفل میں بیٹھنے کے آداب باتوں باتوں میں بتادیے کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے[28]۔ اس کے بعد آتی ہے بیسویں شمارے کی باری یہ خاص الخاص شمارہ وہ ہے جو ۱۶ صفحات پر مشتمل تھا[29]۔ اکیسویں شمارے کی

---

[16] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 11 August 2002, Issue 7.
[17] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 18 August 2002, Issue 8.
[18]، Al-Quran, Ibrahim: 7.
[19] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 1 September 2002, Issue 10.
[20] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 8 September 2002, Issue 11.
[21] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 15 September 2002, Issue 12.
[22] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 22 September 2002, Issue 13.
[23] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 29 September 2002, Issue 14.
[24] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 6 October 2002, Issue 15.
[25] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 13 October 2002, Issue 16.
[26] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 20 October 2002, Issue 17.
[27] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 27 October 2002, Issue 18.
[28] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 3 November 2002, Issue 19.
[29] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 10 November 2002, Issue 20.

دو باتیں سترہ رمضان کی نسبت غزوۂ بدر کے متعلق تھیں[30]۔ شمارہ ۲۲ کی دو باتیں حساب کی دو باتیں تھی کہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی میگزین بنا اور چوتھے شمارے کے ساتھ عید آئی۔ اور تو اور قارئین کو بھی حساب لگانے کا کہہ دیا کہ بتائیں کیسا لگا میگزین ''بچوں کا اسلام'' اور صفحات والے سے موازنہ کریں[31]۔ شمارہ ۲۳ کی دو باتیں مشوروں کی دو باتیں تھیں۔ کہ کچھ قارئین کو مدیر صاحب کی دو باتوں میں کوئی نصیحت نظر نہیں آتی[32]۔ جی عید کے شمارے کی بات ہو رہی ہے اب جس میں کڑوے کسیلے شکووں سے بھرے خطوط کے ملنے پر بھی خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے اور بات ختم ہو رہی ہے عید کی خوشیوں میں انہیں بھی شامل کرنے پر جنہیں بہت سے لوگ شامل کرنا پسند نہیں کرتے یعنی مستحقین ہے کوئی تک بھلا؟[33]۔ اگلا شمارہ عید کا شمارہ تھا تو دو باتیں عیدی کے ساتھ تھیں جو ''بچوں کا اسلام'' کی ترقی اور آنے والی ڈاک میں بیش بہا اضافے سے متعلق تھیں۔ ساتھ میں دو باتیں لکھنے کے لیے نت نئے موضوع تلاش کرنا جو ہوں بھی مسکراہٹ بکھیرنے والی خشک بھی نہ ہوں اور نصیحت آموز بھی ہوں[34]۔ مگر بعد میں یہی نصیحت سے بھی سب کہنے لگے ایسے بورنگ باتیں بھی نہ کیا کریں اب کیا کریں دو باتیں کی کوئی بھی کل سیدھی نہیں۔ نیز اسی طرح باتوں باتوں میں سبق بھی دے دیا جاتا اور مزاح بھی فی البدیہہ ہو جاتا۔ ان دو باتوں کو پڑھ کے جب قارئین ان کا اسلوب سمجھنے لگے اور انہیں دو باتیں نہیں سو باتیں کہنے لگے۔ مکمل سو شماروں میں سو ہی دو باتیں شائع ہوئیں۔ جن میں حالاتِ حاضرہ، اخلاقیات، مزاح، محاورے اور بہت کچھ دلچسپی کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

مضامین:

مضامین کی جہاں تک بات کی جائے ''بچوں کا اسلام'' چونکہ بچوں کا رسالہ ہے اس لیے مضامین بہت ہی کم ہوتے ہیں کہ انہیں پڑھنے میں دلچسپی اتنی زیادہ نہیں پیدا ہوتی۔ اس رسالے میں معلومات بھی حتی الامکان دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر پہلے سو میں سے پہلے 50 شمارے کچھ مضامین زیادہ رکھتے تھے۔ ان دو سالوں میں تقریبا 1372 مضامین شائع ہوئے جن میں 48 جانوروں کے متعلق تھے۔ سائنسی مضامین کی تعداد 22 تھی، 8 مزاحیہ مضامین تھے، اور 24 عبرت آموز تھے۔ مگر وہی کہ مضمون ہونے کے باوجود ایسا انداز کہ پڑھنے کا دل کرے۔ کیا بچے، کیا جوان اور بوڑھے سب ہی اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ جیسے شمارہ 3 نعمان انجم کا مضمون "آپ کو حیرت ہو گی۔" کے عنوان سے نئی سائنسی تحقیق بیان کی گئی جو کہ قرآن وحدیث سے بھی ثابت ہوتی۔ جو چیزیں سائنسدان اب سمجھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے ہی بتا دیا۔ اسی طرح محمد فیضان کی تحریر "جہاد" بھی جہاد کے صحیح معنی قرآن وحدیث سے ثابت شدہ آیات واحادیث پر مشتمل تھی۔ فاروق احمد کے "ہیرے جواہرات"، "کیا آپ جانتے ہیں؟"، "دعوت"، "اسلام کیا ہے؟"، "ادب" اور "صفحات حاضر ہیں" اسی شمارے میں موجود دیگر اہم مگر مختصر مضامین ہیں۔ شمارہ 6 میں محمد شاہد "بہترین زندگی" کے گر سکھاتے نظر آئے تو سید خورشید احمد اونٹ کو کہتے نظر آئے کہ اے! اونٹ تیری "کون سی کل سیدھی"۔ فیضان ارشد "کیا آپ جانتے ہیں؟" میں آدابِ استیذان بتاتے نظر آئے نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے ذریعے۔ شمارہ 7 میں محمد حسان "تصویر کا اصل رُخ" موسیقی کی اصلیت سے نقب اٹھاتی تحریر تھی۔ "کائناتیں اور نوری سال" فلکیات کے موضوع پر منیر نظامی کی تحریر تھی۔ "اپنی اردو درست کیجئے" ادیب خان ادیب کے قلم سے لکھی نہایت ہی پر مغز تحریر تھی جو کہ بعد میں ایک مستقل سلسلہ بن گئی۔ نیز ہر تحریر ہی اپنے اندر تربیت وعلم کا

---

[30] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 17 November 2002, Issue 21.
[31] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 24 November 2002, Issue 22.
[32] ۱ Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 1 December 2002, Issue 23.
[33] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 8 December 2002, Issue 24.
[34] Ishtiaq Ahmed, Dubatein, 15 December 2002, Issue 25.

ذخیرہ لیے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ تمام موضوع سائنس کی دنیا میں داخل ہونے کی جستجو پیدا کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔ان مضامین میں سائنس وٹیکنالوجی،اسلامی معلومات کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

نظمیں:

دوسال میں 150 سے زائد نظمیں شائع ہوئیں۔سب سے زیادہ رشید ارشد صاحب اور دوسرے نمبر پر پروفیسر محمد احمد شاد کی نظمیں شامل تھیں۔اثر جونپوری "بچوں کا اسلام" کی ابتداء سے ہی ساتھ نبھا رہے ہیں۔اپنی دلکش نظموں سے اسے چار چاند لگارہے ہیں۔ شمارہ تین میں "بچوں کی دعا" کی صورت میں اثر جونپوری نے ننھے ننھے بچوں کو دعا کرنے کا طریقہ اور دعا میں مانگنا کیا ہے کا اسلوب بتایا۔اثر جونپوری چونکہ بچوں کے شاعر ہیں اسلیے "آم" کو بہت پسند کرتے ہیں اور اسکی شان میں قصیدے وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہیں۔ شمارہ 6 میں بھی "آم" ہی کی تعریف کی گئی اور اس عظیم نعمتِ خداوندی پر شکر کرنے کا عندیہ دیا گیا۔ شمارہ 12 میں م۔ش۔عالم کی نظم "پیٹو" حد سے تجاوز کرنے کے نقصانات مزاحیہ انداز میں بتاتی نظر آئی۔ نیز ان شماروں میں "پروفیسر محمد احمد شاد"، "رشید ارشد" اور اثر جونپوری نمایاں طور پر لکھ رہے۔اگلے سو شماروں میں کم و بیش 120 سے 150 نظمیں شائع ہوئیں۔ جن میں تین شاعر نمایاں رہے۔اثر جون پوری،رشید ارشد،پروفیسر محمد احمد شاد شامل ہیں۔ یہ نظمیں بھی بچوں کی تربیت کے موضوع پر ہی مشتمل ہیں۔

سلسلہ وار ناول:

ان دوسال میں 8 اشتیاق احمد کے جاسوسی ناول شائع ہوئے،جو کہ ناول کے ساتھ ساتھ بہت سا تربیتی مواد لیے ہوئے ہوتے۔ پہلا ناول "اندھی سازش "ایک ایماندار سرکاری ملازم کی کہانی ہے۔ جس کے کندھے پر کلہاڑی رکھ کے اہم اور حساس معلومات تین فائلوں کی صورت دشمن کو بیچنے کی کوشش کی گئی۔ مگر شوکی برادرز اور انسپکٹر کاشان نے مل کر ناکامی کی دھول چٹائی اور ایمانداری کا سبق دیا۔ یہ ناول شمارہ نمبر 1 سے 12 تک 12 اقساط میں شائع ہوا۔

دوسرا ناول "اغوا کا جال" تیرھویں شمارے سے ہی شروع ہوگیا۔ یہ بھی شوکی برادرز کے کارناموں پر مشتمل تھا۔ شوکی برادرز پرائیویٹ جاسوس ہیں اور کیس حل کرنے کا معاوضہ نہایت مناسب لیتے ہیں اور اس کو حلال بھی بنانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ جس میں اغوا کاروں کے گروہ کو پکڑا گیا اور آخر میں ملنے والی رقم کو خیر کے راستے میں خرچ بھی کردیا۔یعنی اپنا کام ایمانداری سے کرو اور غریبوں کو بھی ان کا حق سمجھ کر دو کہ اللہ نے آپ کو دیا ہی انکے لیے تھا۔ یہ ناول شمارہ 26 میں 14 اقساط میں مکمل ہوا۔

شمارہ 27 اور 28 میں کوئی ناول نہیں تھا۔ نیا ناول "جھوٹ کی فصل " شمارہ 29 سے شروع ہوا اور یہ بھی شوکی برادرز کے کارناموں پر مشتمل تھا۔ شوکی برادرز میں چار بھائی شوکی، آفتاب، اخلاق، اور اشفاق شامل ہیں۔ انکے وکیل مسٹر راٹھور ہیں اور ان کا پالا ذیادی تر انسپکٹر جلالی نور سے پڑتا ہے کہیں پر وہ خود پڑ والیتے ہیں۔اشتیاق احمد نے شوکی سیریز کے کئی ناول لکھے ہیں جن میں 63 چھوٹے بڑے ناول شامل ہیں۔ان میں سے ایک "پھانسی گھر" خاص نمبر ہے۔ جھوٹ کی فصل میں جھوٹ کے نقصانات بتائے ہیں کہ چاہے کوئی امیر ہو یا غریب جھوٹ سب کے لیے مہلک ہے۔ایک جھوٹ سے شروع ہونے والا یہ ناول سیاست میں پھیلی کالی بھیڑوں کے متعلق تھا اور شمارہ 42 میں 14 اقساط کی شکل میں اختتام پذیر ہوا۔

اگلا ناول جو کہ شمارہ 43 سے شروع ہوا شہرۂ آفاق سیریز انسپکٹر جمشید سیریز کا ناول "گمنام نادار" تھا۔اس میں انسپکٹر جمشید کو کیس سے علیحدہ کردیا گیا مگر کیس پھر بھی انہوں نے حل کردیا۔ یہ ناول شمارہ 53 میں 10 اقساط میں مکمل ہوا۔ یہ ناول ایک ایسے شخص کی مدد کے متعلق ہے جس کو خفیہ معلومات ہونے کی وجہ سے برے لوگوں کا گروہ مارنے کے درپے ہوجاتا ہے۔اور اس شخص کو بچانے کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال کر انسپکٹر جمشید، ان کے تینوں بچے محمود، فاروق، فرزانہ، اور سب انسپکٹر اکرام سر توڑ کوشش کرتے ہیں اور مجرموں کو بھی بے نقاب کرتے ہیں مگر ملک کے

قانون اور اشرافیہ پر برے لوگوں کے قبضہ کی وجہ سے کہیں نہ کہیں سمجھوتے بھی کرنے پڑتے ہیں۔ مگر جیت سچ اور وفاداری کی ہی ہوتی ہے۔ یہ ایک لازوال سبق ہے کہ چاہے حالات کیسے بھی ہوں سچائی، ایمانداری اور وفاداری کو کبھی نہیں چھوڑنا۔

شمارہ 54 سے ناول "رنگین خطرہ" ایک جذبۂ جہاد سے بھرپور ناول ہے جو کہ اپنے وطن سے وفا کرنے کا سبق دیتا نظر آتا ہے اور جذبہ جہاد کو اسلامی نقطۂ نظر سے بھی واضح کرتا نظر آتا ہے۔ شمارہ 64 میں 12 اقساط پر مشتمل یہ ناول مکمل ہوا۔

شمارہ 65 سے انسپکٹر جمشید سیریز کا ہی ناول "آخری خواہش" شروع ہوا۔ انسپکٹر جمشید سیریز سے اشتیاق احمد صاحب نے اپنے ناول لکھنے کی ابتدا کی۔ پہلا ناول پیکٹ کا راز تھا۔ اس طرز کے تقریباً 580 ناول لکھے گئے یعنی اس سیریز کے ناول تھے۔[35] یہ ناول ایک پھانسی کی سزا سنا دیے جانے والے شخص کی آخری خواہش سے شروع ہوا۔ اور اسکی بے گناہی ثابت ہونے پر ہی مکمل ہوا۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ صرف گیارہ گھنٹے میں اس کیس کو حل کیا گیا جس کی روداد میں 14 اقساط پر مبنی ناول لکھ لیا گیا۔

شمارہ 79 میں شروع ہونے والا ناول نہایت ہی دلچسپ اور انوکھا ہے کہ اس میں ایک اسلامی فلاحی ریاست کا خواب دیکھا گیا جسے جنت سے تشبیہ دے کر اس کا نام "جنت میں قتل رکھ دیا گیا۔ مگر جنت چونکہ قتل اور اس جیسی برائیوں سے پاک ہے اس لئے بعد ازاں اس کا نام تبدیل کر کے "سیاہ جرم" رکھا گیا۔ یہ بھی انسپکٹر جمشید سیریز کا ناول ہے اور آٹھ قسطوں پر مشتمل تھا۔ شمارہ 86 میں اس کا اختتام ہوا۔ یہ ناول اللہ تعالی کے اس فرمانِ عالی شان کی تکمیل کا ایک خواب تھا۔

"وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"[36]

اس کے بعد شمارہ نمبر 87 سے ناول "جعلی آدمی" شروع ہوا جو کہ ایک بار پھر شوکی برادرز سیریز پر مشتمل تھا۔ یہ ناول اولاد کی نافرمانی اور بد سلوکی سے شروع ہو کر ان کا برا انجام ہونے پر والد کے حسنِ سلوک پر ختم ہو۔ اس میں والدین کی عظمت اور ان کی خدمت کا درس دیا گیا مگر اصل بات یہ ہے کہ اس کا حکم کسی بھی جملے میں نہیں دیا گیا کہ والدین کی عزت کرنی چاہیے یا ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ ہوئی نا حیرت انگیز بات اب پڑھ کے ہی پتہ چل سکتا ہے جب کوئی درس ہی نہیں دیا گیا تو درس مل کیسے گیا؟ اسی کے ساتھ 100 شمارے مکمل ہوئے۔ آخری دو شمارے 99 اور 100 میں کوئی ناول نہیں تھا۔ ان دو ہفتے کم دو سالوں میں کل 7 ناول شائع ہوئے۔

دیگر سلسلے:

بچوں کا اسلام کے دیگر سلسلوں میں "القرآن، الحدیث، رنگا رنگ پہیلیاں، مجھے شکایت ہے، شمارے کے مشکل الفاظ (معنی)، آپ کا امتحان مع جوابات، صفہ باغیچہ، آپ کا خط ملا، ضروری اعلان، جن کی تحریریں موصول ہوئیں، قہقہہ نہیں مسکراہٹ" شامل ہیں۔ ان میں بچوں اور قارئین ''بچوں کا اسلام'' کے لیے کافی دلچسپی کا سامان لیے ہوئے ہوتی ہیں۔ ان سلسلوں کے ناموں سے ہی پتا چل جاتا ہے کہ ان میں قرآن و حدیث کا سبق بھی ہوتا ہے، پہیلیاں بوجھ کے عقل دوڑانے کے لئے بھی کہا جاتا ہے۔ اور سوالوں ہی سوالوں میں آپ کا امتحان لے کر آخرت کے امتحان کی تیاری اور معاشرے سے آگاہی دی جاتی ہے۔ آپ کا امتحان پہلے پہل ایک شمارے دے کر اسکے جوابات اگلے ہفتے دیے جاتے تھے مگر بعد میں سہولت کی خاطر ایک ہی شمارے میں اکٹھے کر دیے گئے۔ جن کی تحریریں موصول ہوئیں بتا کر انتظار اور یقین و بے یقینی کی کیفیت سے نکالنے کی

[35] Meri Kahani, Ishtiaq Ahmed (Karachi: 2013, Atlantis Publications), 125.
[36] Al-Quran, An-Nur: 55.

کوشش کی گئی۔ قہقہہ نہیں مسکراہٹ میں بھی فضول لطیفے نہیں سبق دیتے ہوئے اور ایک حد میں رہتے ہوئے لطیفے شائع ہوتے رہے۔ اس کے عنوان میں ہی سبق ہے کہ قہقہہ نہیں لگانا صرف مسکراہٹ ہونی چاہیے کہ اسی کی دین میں اجازت ہے۔ خطوط، قارئین کے نام، اشتہارات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس عرصہ میں 850 سے زائد لطائف شائع ہوئے جن میں سب سے زیادہ لطائف صداقت حسین ساجد کے تھے۔ 4 لطیفے نامعلوم افراد کے تھے اور 4 ہی شمارے لطائف کے بغیر تھے۔ 200 کے قریب اشتہارات شائع ہوئے۔ سینکڑوں خطوط شائع ہوئے۔ جن میں سب سے لمبا خط شمارہ 79 میں محمد آصف بھٹہ کا تھا۔ 8 تبصرہ خطوط شائع ہوئے اور 1941 مبارک اور دعاؤں کے خطوط شائع ہوئے۔ 926 نے بے صبری اور 88 نے صبر کا مظاہرہ کیا کہ انکے خطوط شائع نہیں ہو رہے۔ مزاحیہ خطوط 13 اور بد دعاؤں والے 25 اور خود کشی کی دھمکی والا ایک خط شائع ہوا۔ اللہ ہدایت نصیب فرمائے تمام قارئین اور ''بچوں کا اسلام'' کی انتظامیہ کو۔ آمین۔

''بچوں کا اسلام'' پر مفکرین کی آراء:

''بچوں کا اسلام'' بچوں بڑوں کا مقبول رسالہ اپنی ابتدا ہی سے بن گیا۔ یہ تمام قارئین کا لاڈلہ رسالہ تھا اسی لئے تو کچھ ہی عرصہ یعنی 19 ہفتوں میں اخباری سائز سے سولہ صفحاتی رسالہ کی شکل اختیار کر گیا۔ اس کی مقبولیت کے نظارے ''بچوں کا اسلام'' ہی میں وقتاً فوقتاً نظر آتے رہتے ہیں۔ جس طرح شمارہ 53 میں ''بچوں کا اسلام'' بڑوں کی نظر میں" کے نام سے ایک تحریر شائع ہوئی جس میں "توفیق احمد سومرو، غلام اکبر اعوان، ابوسفیان شاہ (سیکرٹری پبلک ریلیشن، انڈس میڈیکل فاؤنڈیشن سکھر)، اُم رمیض، حکیم محمد افضل قریشی (مدرس مدرسہ دارالقرآن نزد کپڑا مارکیٹ سکھر)، ظہیر بابر میر پور خاص، محمد نسیم خان سواتی (بیورو چیف ماہنامہ پرچمِ اسلام آباد)" کی آراء شامل ہیں۔ ان آراء سے معلوم ہوتا ہے کہ ''بچوں کا اسلام'' کے قارئین کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ تمام جن کی آراء ہیں ان میں بچے شامل نہیں بلکہ تمام بڑے ہیں جن کو یہ رسالہ بہت ہی مفید لگا اور بچوں کو سنانے سے پہلے خود پڑھنا پسند کرتے ہیں۔

خلاصہ البحث

درج بالا تمام تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ ''بچوں کا اسلام'' نہ صرف دلچسپی کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ تربیت کے بہت اسباق بھی اس میں موجود ہیں۔ اور خوبی تو یہ ہے کہ بچوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا اور بہت سارے اسباق سیکھتے چلے جاتے ہیں۔ قصص کے ذریعے بچوں کی ذہن سازی کرنا قرآنی سنت ہے۔ قرآن سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صرف بچوں ہی کے لئے نہیں بلکہ بڑوں کے لئے بھی قصص سنا کے سمجھانے کا طریقہ احسن ہے اس لئے قرآن پاک میں بار بار انبیاء اور پرانی قوموں کے قصے اور عبرت آموز باتیں بتا کر نصیحت پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس رسالے میں بھی بچوں کی تربیت کے حوالے سے کافی مواد موجود ہے جس میں تاریخ، سیرت النبی ﷺ، سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح، مسلم مفکرین کے اقوال، جاسوسی انداز میں سچائی کی جستجو اور لگن، جرم کے انجام دیکھ کر اس سے عبرت، اور اس طرح کے کئی اسباق موجود ہیں۔ آپ ﷺ کے عمل سے یہی درس ملتا ہے کہ بچوں پر کسی کام کو مسلط کرنے کی بجائے عمل اور علم کے ذریعے ترغیب دینی چاہیے اور ان سے مزاح بھی کرنا چاہیے کیوں بچے کے اندر جذبات بہت زیادہ ہوتے ہیں جن کو معتدل رکھنا ایک ناگزیر عمل ہے۔ اگر ان پر ایک جذبہ طاری ہو تو اسے معتدل کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں دوسری طرف توجہ مبذول کرانی چاہیے۔ جس طرح آپ ﷺ نے ایک صحابی حضرت عمیرؓ کی بلبل کے مر جانے پر فرمایا:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ أَبُو عِيسَى: "وَفِقْهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُمَازِحُ وَفِيهِ

أَنَّهُ كَنَّى غُلَامًا صَغِيرًا فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ. وَفِيهِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الصَّبِيُّ الطَّيْرَ لِيَلْعَبَ بِهِ. وَإِنَّمَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) لِأَنَّهُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ، فَحَزِنَ الْغُلَامُ عَلَيْهِ فَمَازَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟))"[37]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنے مل جل جاتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے چھوٹے بھائی کو کہا: اے عمیر کے باپ! تمہارا نغیر کیسا ہے؟ امام ابو عیسیٰ (ترمذی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزاح بھی فرمالیا کرتے تھے، اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کی کنیت ابو عمیر رکھی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اس میں کوئی امر مانع نہیں کہ بچے کو پرندہ دیا جائے کہ وہ اس سے کھیلے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یَا أَبَا عُمَیْرِ، مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ اس سے مراد یہ ہے کہ اس بچے کے پاس ایک نغیر تھی جس سے وہ کھیلتا تھا وہ نغیر مر گئی تو اس بچے کو افسوس ہوا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دل لگی اور خوش طبعی کرتے ہوئے فرمایا: یَا أَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ۔"

اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو خود سلام کرتے اور ان سے دلجوئی فرماتے۔ اس لئے بچے کی تربیت میں سب سے مؤثر عوامل ان کے ساتھ لگاؤ، کھیل کود اور ان تک بہترین علمی موادی کی رسائی ہے۔ جس میں بچوں کا اسلام نامی بچوں کا رسالہ بہت ہی خوش اسلوبی سے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

[37] Abu Isa Muhammad bin Isa Tirmidhi, Shama'il, (Beirut: Dar al-Ma'arifah, 1988), Hadith: 232.